۲۲محرم الحرام اور ۷ستمبر یوم وفات کی مناسبت سے

مولانا حافظ ابوالمعز عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

# شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ
# کی داستانِ حیات، ماہ وسال کے آئینہ میں

شیخ الحدیث جدی المکرّم حضرت مولانا عبدالحقؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ان کے قائم کردہ عظیم دینی ادارہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی خدمات اظہر من الشّمس ہیں، دارالعلوم کے ایک فرزند کا کہنا ہے کہ وہ ایک دفعہ شیخ الحدیثؒ کے مزار پر رات کو مراقبہ میں منہمک تھا، کہ ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ "مات عبدالحق ولکن لم یمت فیضانہ" (شیخ) عبدالحق اس فانی دنیا سے رحلت کرگئے، لیکن ان کا فیض جاری وساری ہے۔ یہ وہ بات ہے جیسے ہر کوئی محسوس کررہا ہے، نہ صرف شرق وغرب اور اقصائے عالم میں اس کے فارغ التحصیل فرزندان حقانیہ قال اللّٰہ و قال الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمزمے بلند کررہے ہیں، بلکہ سیاسی، جہادی، رفاہی، تالیفی، تبلیغی اور روحانی غرض ہر میدان میں کارہائے نمایاں انجام دینے والے لوگوں میں حقانیین، سرفہرست نظر آئیں گے۔

یہ سب کچھ شیخ الحدیثؒ کی اخلاص اور انتھک جدوجہد کا ثمرہ ہے۔آج ان کی رحلت کے تیس برس ہوچکے۔اسی مناسبت سے قارئین کے سامنے آپؒ کے مختصر سوانحی احوال ماہ وسال کی ترتیب پر نئے انداز سے پیش کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں صالحین کے ذکر پر رحمت کا مورد ٹھہرا کر ان کے نقوش پا پر چلنے کی سعادت سے بہرہ ور فرمادے۔آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۹۰۸ء: اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔

۱۹۱۳ء: تخمیناً چارسال چار ماہ کی عمر میں آپ کی رسم بسم اللہ ادا کی گئی۔

۱۹۱۴ء۔۱۹۱۵ء: قرآن پاک ناظرہ اور واجبی ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے والد (الحاج مولانا معروف گل صاحبؒ) سے حاصل کی۔

۱۹۱۶ء: اکوڑہ خٹک کے دو دیندار علماء الحاج تاج محمدؒ اور مولانا شیخ محمد عمرؒ سے خط و کتابت اور پڑھنا سیکھا۔

۱۹۱۸ء: فارسی نظم کی کتابیں گاؤں میں حاجی صاحبؒ مسجد قصابان کے نام سے معروف عالم دین مولانا عبدالرحیمؒ سے جبکہ علم صرف کی کتاب زنجانی حضرت مولانا عبدالقادر صدیقیؒ سے پڑھی۔

۱۹۱۹ء: باقاعدہ طور پر تعلیم کے لئے پہلا سفر قصبہ اکھوڑی ضلع اٹک کی طرف مولانا گوہر دین صاحبؒ سے صرف پڑھنے کے لئے اختیار کیا۔

۱۹۲۰ء: مردان، گوجر گڑھی مسجد ڈاگ میں ایک معروف نحوی عالم سے نحو کی کتب پڑھنے کے لئے گئے۔

۱۹۲۱ء: پشاور کے مضافات موضع ملوگی میں ایک خدارسیدہ بزرگ مولانا سید توکل شاہ معروف بہ کوہستان باباجیؒ سے نحو کی معروف کتاب کافیہ میں کسب فیض پانے کے لئے سفر اختیار کیا، تقریباً دو سال وہیں قیام کیا۔ اسی سال آپ کے والد الحاج مولانا معروف گل صاحبؒ نے ہجرت کابل کے لئے تیاری مکمل کی تاہم ہجرت کی نوبت نہ آئی۔

۱۹۲۳ء: جلالیہ علاقہ چھچھ کے معروف نحوی عالم مولانا عبداللہؒ سے ''شرح ملا جامی'' پڑھی۔

۱۹۲۴ء: مردان کے موضع طورو میں مختلف اساتذہ کرام سے ''شرح ملا جامی'' اور ''منطق'' کی کتابیں پڑھیں۔

۱۹۲۵ء: ترنگزئی میں منطقی ملا صاحبؒ کے نام سے مشہور معقولات کے ماہر استاد سے بدیع المیزان پڑھی۔

۱۹۲۶ء: امازوگڑھی میں چند ماہ تک چکیسر صاحب حقؒ سے ملاحسن کا مقدمہ پڑھا۔

۱۹۲۸ء بمطابق ۱۳۴۵ھ: امروہہ، میرٹھ اور گلاوٹھی میں مختلف ماہرین علماء سے ریاضی، منطق اور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ اولین پڑھیں۔

۱۹۲۹ء بمطابق ۱۳۴۷ھ: دارالعلوم دیوبند پہنچے جہاں شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ کو داخلہ امتحان دیکر دیوبند میں کسب فیض پانے کا آغاز کیا۔

۱۹۳۳ء بمطابق ۱۳۵۲ھ: عرصہ پانچ سال تک دیوبند میں پڑھ کر فراغت حاصل کی اور پھر اسی سال مولانا نبیہ حسنؒ کی رحلت کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند میں مدرس تجویز ہوئے تاہم بعض معاصرین کی چشمک کی وجہ سے معذرت اختیار کی۔

۱۹۳۳ء بمطابق ۱۳۵۲ھ: والد کے حکم پر اپنے محلّہ کی مسجد واقع محلّہ ککے زئی اکوڑہ خٹک میں حسبۃ للہ درس

وتدریس شروع کی، کچھ عرصہ بعد طلباء کی کثرت کے بنا پر آپؒ کے والد نے معاونت کے لئے ایک دوسرا مدرس مولانا فضل الرحمٰن صاحبؒ آف کوٹھا فاضل دیوبند کا تقرر بھی اپنی جیب خاص سے کیا۔

۱۹۳۵ء: جناب عبدالغفارؒ آف جہانگیرہ کی دختر نیک اختر کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ تقریب نکاح میں علاقہ بھر کے جید علماء نے شرکت کی، رات بھر جہانگیرہ میں مجلس وعظ رہا۔ اس موقع پر انگریزوں سے ہر قسم کی اعانت حرام ہونے کا فیصلہ لکھوایا گیا جس پر سرحد بھر کے تمام ممتاز علماء نے دستخطیں کیں۔

۱۸ستمبر ۱۹۳۶ء: آپؒ کے بڑے صاحبزادے مولانا سمیع الحق مدظلہ پیدا ہوئے۔

جون ۱۹۳۷ء: آپؒ نے انجمن تعلیم القران کے نام سے اکوڑہ خٹک میں ایک اسلامی سکول کی بنیاد رکھی۔

۱۹۳۷ء: آپؒ نے صبح کی نماز کے بعد عوامی مطالبہ پر درس قرآن کا آغاز کیا۔

۲۶نومبر ۱۹۳۷ء بمطابق ۲۲رمضان ۱۳۵۶ھ: اکوڑہ خٹک میں خاکساروں اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے درمیان علامہ مشرقی کے کفریہ عقائد کے بارے میں جو مشہور مناظرہ ہوا، اس میں آپؒ کو اپنے علمی رسوخ کی بنیاد پر حکم (فیصلہ کرنے والا) مقرر کیا گیا۔

۹مئی ۱۹۳۸ء: شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنیؒ آپؒ کی دعوت پر اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور آپ کے قائم کردہ سکول کا معائنہ اور باضابطہ سنگ بنیاد رکھا۔

۱۹۳۹ء: آپؒ دوسرے صاحبزادے پروفیسر محمود الحق حقانی مدظلہ کی پیدائش ہوئی۔

۱۹۴۱ء: آپؒ نے لاہور میں جمعیت علماء ہند کے عظیم الشان کانفرنس منعقدہ باغ بیرون دہلی دروازہ میں اپنے ہم سبق برادر نسبتی مولانا عبدالحنانؒ (جہانگیرہ) کیساتھ شرکت کی اور حضرت مدنیؒ کی خدمت میں وہاں دو روز ساتھ رہے۔

۱۹۴۲ء: آپؒ کے تیسرے صاحبزادے مولانا انوار الحق مدظلہ پیدا ہوئے۔

اکتوبر ۱۹۴۳ء بمطابق شوال ۱۳۶۲ھ: دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل وعقد اور حضرت شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنیؒ کے اصرار پر اپنے مادر علمی میں تدریسی خدمات کے لئے پہلے عارضی تقرر ہوا اور پھر بہت جلد یکم محرم الحرام ۱۳۶۲ھ کو شہرت ومقبولیت کے پیش نظر دارالعلوم دیوبند میں مستقل مدرس قرار دئے گئے۔

۱۹۴۴ء: سب سے چھوڑے فرزند (قبلہ والد ماجد) الحاج مولانا اظہار الحق مدظلہ کی پیدائش ہوئی۔

جولائی ۱۹۴۷ء بمطابق شعبان ۱۳۶۶ھ: آپؒ سالانہ تعطیلات گزارنے دیوبند سے اکوڑہ خٹک تشریف لائے اس سال ارادہ تھا کہ اہل خانہ اور بچوں کو بھی ساتھ لے جا کر وہیں مستقل بس جاؤں گا، تاہم تقسیم ہند کے ہنگاموں اور فسادات کی وجہ سے اہل وعیال تو کیا خود بھی دیوبند جانا مقدور نہ ہوسکا۔

۲۳ستمبر ۱۹۴۷ء بمطابق، ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ: اپنے گھر کے ساتھ والی مسجد میں ان طلباء کے اصرار پر جو کہ ہندوستان جانے سے فسادات کے سبب رہ گئے تھے، درس دینا شروع کیا بس یہی سے جامعہ دارالعلوم حقانیہ غیرارادی طور پر معرض وجود میں آیا۔

۱۹۴۸ء: آپؒ کو متحدہ ریاستہائے بلوچستان کے مرکزی عہدہ قاضی القضاۃ کی پیشکش کی گئی ، جسے آپؒ نے معذرت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔علامہ شمس الحق افغانیؒ اس کے لئے مصر تھے۔

۳مئی ۱۹۴۹ء بمطابق رجب ۱۳۶۸ھ: آپؒ کے والد ماجد الحاج مولانا معروف گلؒ اس دار فانی سے مختصر علالت کے بعد دارالبقاء کی طرف کوچ کر گئے۔

۲۷، ۲۸مئی ۱۹۵۰ء بمطابق ۹،۱۰/شعبان ۱۳۶۹ھ: قیام حقانیہ کے تیسرے تعلیمی سال کے اختتام پر آپؒ نے پہلی باضابطہ بڑی دستار بندی کی تقریب کا انعقاد فرمایا، جس میں اس گلشن علوم اسلامیہ کی کارکردگی قوم وملت کے بہی خواہوں کے سامنے رکھ دی اس تقریب کی مکمل رپورٹ پشاور کے ہفت روزہ ''البلاغ'' کے ۸/ جون کے شمارہ میں مولانا سعید الدین شیر کوٹیؒ کے قلم سے شائع کی گئی۔اس پرچہ کے بانی مولانا عماد الدین انصاری اکابر دیوبند میں سے تھے۔

۱۹۵۲ء: حج بیت اللہ شریف ادا کرنے حجاز مقدس پہنچے، جہاں سینکڑوں تلامذہ آپ کی اقامت گاہ پر وقتاً فوقتاً حاضر ہوتے تھے۔

نومبر۱۹۵۲ء: وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے آپ کو دیگر آٹھ علماء کے ہمراہ ملکی آئین واسلامی قانون سازی کے سلسلہ میں مشاورت کیلئے کراچی مدعو کیا، جہاں علماء نے دو دنوں کے طویل غور وخوض کے بعد آئین پاکستان کے اسلامی خدوخال کے لئے بنیادی تجاویز پیش کیے۔

۱۱جولائی۱۹۵۳ء: ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اجلاس میں شرکت کی۔

۶ستمبر۱۹۵۳ء: درالعلوم حقانیہ کیلئے برلب سڑک مستقل زمین خریدی گئی اوراس کی احاطہ بندی شروع کی گئی۔

۱۹۵۳ء: قادیانیت کے خلاف تحریک میں دیگر علماء کے ساتھ مل کر اپنی دینی ذمہ داری بھرپور انداز سے

نبھاتے رہے۔

۲۶ مارچ ۱۹۵۴ء: حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ کی دعوت پر جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے، جہاں جلسہ کی ایک نشست کی صدارت آپ نے فرمائی۔

اکتوبر ۱۹۵۵ء: حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے مشاورت سے دارالعلوم حقانیہ کے لئے ایک عظیم الشان بلڈنگ کے کام کا آغاز کیا گیا۔

رمضان ۱۳۷۵ھ: آپؒ نے علاقہ بھر میں احیاء سنت وترک رسومات کی تحریک چلائی اور لوگوں کو شریعت کے مطابق شادی بیاہ سادہ طور طریقہ سے کروانے کی ترغیب دی۔ جس کے بدولت یومیہ ۲۰،۲۰ نکاح سادہ طور پر انجام پائے۔

۲۵ جنوری ۱۹۵۶ء: آپؒ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی مجلس عاملہ کے ممبر منتخب ہوئے۔

۱۰ ذی قعدہ ۱۳۷۵ھ بمطابق ۱۹ جون ۱۹۵۶ء: الجزائر کے عظیم انقلابی رہنما شیخ بشیر الابراہیمیؒ آپ سے ملاقات کے لئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں ایک بڑے جلسہ سے خطاب فرمایا، جلسہ میں الجزائر کے مجاہدین آزادی کے تعاون کے لئے مولانا عبدالحقؒ کی سرپرستی میں کمیٹی بھی قائم کی گئی۔

۱۷/مارچ ۱۹۵۷ء بموافق ۱۴ شعبان ۱۳۷۶ھ: دارالعلوم حقانیہ کی جدید عمارت اور دارالحدیث کا افتتاح آپؒ نے بدست حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ اور حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کروایا۔

۲۲ فروری ۱۹۵۸ء: دارالعلوم میں زعیم ملت مولانا ابوالکلام آزادؒ کی وفات پر تعزیتی اجلاس میں ایک گھنٹہ خطاب فرمایا اور آخر میں ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروائی۔

۲۲ شعبان ۱۳۷۷ھ موافق ۱۴/مارچ ۱۹۵۸ء: مدینہ منورہ کے مشہور عالم شیخ طریقت حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ کے دست مبارک سے دارالعلوم حقانیہ کی جامع مسجد کا بنیاد رکھوایا۔

۳۰/اپریل ۱۹۵۹ء: آپؒ حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی دعوت پر ٹنڈو الله یار کے معروف مدرسہ کے اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں صدر پاکستان ایوب خان سے بھی ملاقات رہی۔

۹ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ: آپؒ کی صدارت میں اٹلی کے رسوائے زمانہ کمپنی جس نے حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم بنانے کی جسارت کرنی چاہی، کے خلاف ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ اکوڑہ خٹک کی عیدگاہ میں منعقد ہوا جس سے آپؒ نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

۲۵/ اگست ۱۹۶۵ء: آپؒ دارالعلوم کراچی میں ملک بھر کے اکابرین علماء کے اجلاس میں شرکت فرمائی اس اجلاس میں مجلس دعوت واصلاح کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے مقاصد مغربی تہذیب، لادینی مساعی اور قرآن وسنت میں تحریفی سرگرمیوں کو روکنا اور دینی تعلیم کی اشاعت جیسے اہم امور مقرر ہوئے۔

۱۷/ مئی ۱۹۶۵ء: دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن اسلامیہ سکول کی نئی عمارت (دارالعلوم کے مشرقی جانب) میں تعلیم کا افتتاح آپؒ کی دعائیہ کلمات سے کیا گیا۔

ستمبر ۱۹۶۵ء: آپؒ کو دارالعلوم کا علمی ودینی مجلّہ ماہنامہ ''الحق'' آپ کے زیر سرپرستی جاری ہوا۔

۲۲ فروری تا ۴ مارچ ۱۹۶۸ء: تعلیم القرآن سوسائٹی کی دعوت پر آپؒ نے مشرقی پاکستان کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ اس دوران ڈھاکہ چٹاگانگ، سلہٹ وغیرہ میں اجتماعات سے خطاب کیئے۔

۳ مئی ۱۹۶۸ء: ردقادیانت پر خطاب کے لئے احمد نگر وزیر آباد تشریف لے گئے۔

۴ مئی ۱۹۶۸ء: جمعیت علماء اسلام کے نظام شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے جہاں تفصیلی خطاب فرمایا:

۹ جون ۱۹۶۸ء: مظفر آباد آزاد کشمیر کا سفر بسلسلہ جلسہ سیرت ہوا۔ جہاں آزاد کشمیر کے صدر نے آپؒ کو عشائیہ دیا۔

۱۳/ اکتوبر ۱۹۶۸ء: حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند چوتھی دفعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔ دودن تک یہاں پر قیام کیا۔ اس دوران بخاری شریف کی آخری درس دینے کے علاوہ علم ومعرفت کی مجالس سے حاضرین کو مالا مال فرماتے رہے۔

۱۲/ اکتوبر ۱۹۶۸ء: حرمین شریفین میں مقیم تبلیغی جماعت کے مشہور رہنما حضرت مولانا سعید خان صاحبؒ اور دیگر اکابرین تبلیغ آپؒ کے ملاقات کیلئے دارالعلوم تشریف لائے دارالحدیث میں ''علم کی حقیقت وفضلیت اور اہل علم کی ذمہ داری کے موضوع پر مؤثر اور رقت انگیز خطاب فرمایا۔

۳ جنوری ۱۹۶۹ء: جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان کی دعوت پر بنگال دوبارہ تشریف لے گئے۔

اگست ۱۹۶۹ء: علماء کے درمیان سوشلزم وغیرہ کے مسائل پر جو شدید اختلاف رونما ہوا، آپؒ کی تجویز پر فریقین میں مصالحت کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں آپؒ کو بھی ممبر منتخب کیا گیا اور اس سلسلہ میں کراچی کا سفر کیا۔

۱۷؍جولائی ۱۹۶۹ء: شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے فرزند حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء ہند، آپؒ کی ملاقات کیلئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے (اس کے بعد بھی متعدد مرتبہ تشریف آوری فرمائی تھی)۔ مولانا آپؒ کے زمانہ دیوبند کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے۔

۱۹۶۹ء: ''چاند پر انسان کی رسائی'' کے معرکۃ الآراء مسئلہ کی تائید کرتے ہوئے آپؒ نے اسلام پر اس کے اثر انداز نہ ہونے کو دوٹوک انداز میں واضح فرمایا۔

۱۹۶۹ء: ''یحییٰ خان حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی'' کے موضوع پر میں وفاق المدارس العربیہ کے منعقدہ اجلاس میں شرکت کی اور اس موقع پر مدارس کو حکومتی تحویل میں لینے اور مداخلت کی سختی سے تردید فرمائی۔

۱۶؍مئی ۱۹۷۰ء: ڈھاکہ سیرت کمیٹی کی دعوت پر بنگال کا تیسرا سفر اختیار کیا۔

۱۰ جولائی ۱۹۷۰ء: پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل میں آپ کی دائیں آنکھ کے کالے موتیا کا آپریشن ہوا۔

۱۹۷۱ء: آپؒ پہلی دفعہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

۱۷؍اپریل ۱۹۷۲ء: حزب اقتدار نے قومی اسمبلی میں علماء کو طعنہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلامی نظام تو دور کی بات ہے علماء تو مسلمان کی تعریف پر سرے سے متفق نہیں، جس پر آپؒ نے اٹھ کر اسمبلی کے سامنے مسلمان کی ایسی جامع مانع تعریف کی کہ تمام مکاتب فکر نے متفقہ طور پر اسے فوری طور پر تسلیم کیا جس سے علماء کے سر فخر سے بلند ہوئے یہ تعریف آج بھی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈومیسائل اور وزراء کے حلف وغیرہ میں موجود ہے۔

۲۱؍ستمبر ۱۹۷۲ء: اسمبلی کے فلور پر وقفہ سوالات میں آپؒ نے (یہودیوں کے عالمی تنظیم) فری میسن تحریک جو سماجی علمی فلاحی بہبود کے لبادے میں صیہونی عزائم کی تکمیل کا کام کرتی آئی ہے، پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ شنوائی نہ ہوئی تو دوبارہ، ۷ جون ۱۹۷۳ء کو قرارداد کی شکل میں اسے پیش کیا، جس پر اس دور حکومت کے وزیر داخلہ نے اٹھ کر کہا کہ ان پر پابندی گزشتہ سال ۶ دسمبر کو لگادی گئی، لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا، لہٰذا ۴ جولائی ۱۹۷۳ء کو یہ مسئلہ سہ بارہ تحریک استحقاق کی شکل میں آپؒ نے اٹھایا۔

۷ دسمبر ۱۹۷۲ء: عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما خان عبدالولی خانؒ آپ کی مزاج پرسی اور ملاقات کے لئے دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔

۵ جنوری ۱۹۷۳ء: جامعۃ الازہر کے ریکٹر شیخ محمد فحامؒ، آپؒ کی ملاقات اور دارالعلوم حقانیہ کے معائنہ کے

لئے تشریف لائے۔

۲۷/فروری ۱۹۷۳ء: اسمبلی میں آپؒ نے مسودہ دستور پر تنقیدی تقریر کرتے ہوئے مختلف امور میں اسلامی نقطہ نظر کو سامنے لاتے ہوئے اس پر عمل درآمد کی طرف توجہ دلائی۔اس ضمن میں جو نکات اٹھائے ان میں سے چند یہ ہیں (ا) مفاد عامہ کے لئے املاک کی جبری، ضبطی اور ملکیت کی تحدید پر جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم آئین اس لئے بنارہے ہیں کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو اطمینان دلائیں کہ تمہاری جان، مال، آبرو اور عصمتیں محفوظ ہوں گی نہ کہ ہم الٹا لوگوں کو کاٹیں گے۔

(ب) صدر کو سزائے موت کے مستحق شخص کو معاف کردینے کے اختیار پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ خدائی حدود اور اختیارات کے مقابل میں صدر کو زور آور بنانا کہاں کا اسلام ہے؟

(ج) بعض اراکین نے کہا کہ دستور سوشلزم کے اصولوں پر ہوگا، تو ان پر رد کرتے ہوئے کہا کہ آئین کسی ایک پارٹی کے لئے نہیں بنایا جارہا ہے، بلکہ مسلم قوم کیلئے ہے۔کیا پاکستان سوشلزم کے لئے بنا تھا، اگر ایسا ہو تو پھر کروڑوں مسلمانوں کو بھارت کا غلام بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہزاروں مسلمان جو شہید ہوئے اور عورتوں کی عصمتیں غیر محفوظ ہوئیں، ان سب کی کیا ضرورت تھی، یہ مقصد تو متحدہ ہندوستان میں بھی حاصل ہوسکتا تھا؟

ان کے علاوہ بھی آپؒ نے مسودہ دستور میں درجنوں اسلامی ترمیمات کے لئے بھرپور آواز اٹھائی، ان سب کا احاطہ تو مشکل ہے (تفصیلات مولانا سمیع الحق مدظلہ کے مرتب کردہ کتاب ''قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ'' میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں) لیکن چند ترمیمات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:

(۱) جیسے دفعہ نمبر ۷/ میں ہے کہ بنیادی حقوق کے منافی قوانین کالعدم ہونگے تو آپؒ نے کہا کہ قرآن وسنت کو معیار بنیادی حقوق کو بنانا ضروری ہے نہ کہ صرف حقوق کو۔

(۲) دفعہ نمبر ۵۰/ میں کہا گیا کہ صدر کو جسمانی دماغی نااہلیت یا آئین کی خلاف ورزی یا سنگین غلط روی کے الزام میں برطرف کیا جاسکے گا۔آپؒ نے فرمایا اصل دفعہ میں یہ ترمیم ۴۸۴ کرانی چاہئے کہ جسمانی یا دماغی یا اخلاقی نااہلیت یا حلف میں دیئے گئے معتقدات اور نظریات بدل دینے پر برطرف کیا جاسکتا ہے۔

(۳) دفعہ نمبر ۵۴/ کے آخر میں عورتوں کے لئے دس مخصوص نشستیں محفوظ کرنے کا ذکر ہے، آپؒ نے ترمیم ۵۵۳ میں عورتوں کی ایوان میں نمائندگی کی سرے سے مخالفت کرتے ہوئے اس دفعہ کی شق ۴ کو حذف کرنے پر زور دیا۔

(۴) دفعہ نمبر ۲۲۶ر میں کہا گیا کہ آئین کے اغراض کے لئے کسی مدت کا شمار عیسوی نظام تقویم کے مطابق ہوگا۔ جس پر آپؒ نے ترمیم داخل کرائی کہ غیر اقوام عیسائیوں کے طور طریقوں سے جان چھڑانا اسلامی مملکت کا فریضہ ہوتا ہے، لہٰذا انگریزی کے بجائے اسلامی ہجری تقویم ہو۔

۲۲ر مئی ۱۹۷۳ء: آپؒ نے اسمبلی کے فلور پر پہلی دفعہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی کوشش فرمائی، جسے اسپیکر نے خارج کر کے مسترد کردیا۔

۷ر جولائی ۱۹۷۳ء: آپؒ نے اسمبلی میں ایک قرارداد کے ذریعہ پاکستان بھر میں سودی اقتصادی اور معاشی کاروباری نظام بشمول بنکنگ وغیرہ ختم کر کے اسے اسلامی اقتصادی نظام میں ڈھلنے کی آواز اٹھائی۔

۷ر جولائی ۱۹۷۳ء: آپؒ نے قرارداد پیش کی کہ غیر مسلم اقلیتی فرقے خصوصاً عیسائی پاکستان میں دوسری عیسائی حکومتوں کا آلہ کار بن کر عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں، ان سرگرمیوں کو سختی کے ساتھ فوری طور پر روکا جائے اور ارتداد پر پابندی لگائی جائے۔

۵ر جولائی ۱۹۷۳ء: آپؒ نے فری میسن سے ملی جلی سرگرمیوں والے اداروں، جیسے روٹری کلب اور لائن کلب پر پابندی کی قرارداد پیش کی، تاکہ صیہونی عزائم کا راستہ روکا جاسکے۔ آپؒ نے اسمبلی میں اپنی تقریر میں واضح فرمایا کہ ان کلبوں میں شراب نوشی اور قمار بازی کی ترویج ہوتی ہے، جو سامراج کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

۱۱ر ستمبر ۱۹۷۳ء: آزاد کشمیر کے صدر اور مجاہد اول سردار عبدالقیوم خانؒ نے آپؒ کو اسلامی قانون سازی اور اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں مشاورت کے لئے مولانا مفتی محمودؒ اور حضرت مولانا یوسف بنوریؒ کے ساتھ مدعو کیا جہاں ان کے ساتھ اس سلسلہ میں سیر حاصل گفتگو اور تجاویز پیش کی گئیں۔

۲۹ر نومبر ۱۹۷۳ء: آپؒ نے مغربی اقدار و روایات کو زہر قاتل سمجھتے ہوئے اسمبلی میں قرارداد پیش کی، کہ ملک بھر میں ثقافت اور کلچر کے نام پر ہونے والی ایسی سرگرمیوں (ناچ گانا وغیرہ) پر پابندی لگائی جائے۔

نومبر و دسمبر ۱۹۷۳ء: عرب اسرائیل جنگ کے دوران آپ نے اس معرکہ کو جہاد قرار دیتے ہوئے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستانی حکومت سے تمام ممکنہ وسائل سے عربوں کی مدد کرنے کی اپیل کی۔

۱۹۷۴ء: آپ تحریک ختم نبوت کے نائب صدر بالاتفاق مقرر ہوئے۔

۱۷ر جون ۱۹۷۴ء: آپؒ نے ایک قرارداد میں نظریہ پاکستان سے متصادم عریاں اور فحش لٹریچر پر ممانعت کا مطالبہ بھی کیا، جس سے معاشرے میں اخلاقی برائیاں، فحاشی اور بے حیائی پھیلتی ہیں۔

۳۰جون۱۹۷۴ء: آپؒ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے اسمبلی میں اپنے دیگر ۳۶رفقاء سمیت قرارداد پیش کی، جس کے نتیجے میں ۷ستمبر۱۹۷۴ء کو قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائی۔ (اس تحریکِ مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور نائب صدر حضرت شیخ الحدیثؒ تھے)۔

۱۹۷۶ء: آپکی خطبات کا ضخیم مجموعہ "دعوات حق" پہلی دفعہ شائع ہوا، اسی طرح قومی اسمبلی میں دینی وملی مسائل پر آپ کی قراردادیں مباحث اور تقاریر پر مبنی مجموعہ "قومی اسمبلی میں اسلام کا معرکہ" کے نام پر شائع ہوئی۔

۲۶/اپریل ۱۹۷۶ء: آپ کو عارضہ قلب کی وجہ سے راولپنڈی کے سنٹرل ہسپتال میں داخل کیا گیا، ۱۷/مئی تک یہی زیرعلاج رہے۔

۱۰دسمبر ۱۹۷۶ء بموافق ۱۸/ذی الحجہ بروز جمعہ ۱۳۹۶ھ : آپ کی والدہ ماجدہ خلد بریں کے سفر پر روانہ ہوئی(انالله وانا اليه راجعون)

۱۹۷۷ء: آپ دوسری مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

۱۹۷۸ء: تحریک نظام مصطفیٰ میں باوجود ضعف ونقاہت کے پیش پیش رہے۔

۲۱/اکتوبر۱۹۷۷ء: پشاور یونیورسٹی نے آپؒ کو علمی ودینی خدمات کے اعتراف میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے کا اعلان کیا۔ یونیورسٹی کے ایک بڑے ہال میں اس وقت کے گورنر جنرل فضل حق مرحوم نے یہ ڈگری دی، آپؒ نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔

۱۹/جولائی ۱۹۷۸ء: عالم اسلام کے معروف سکالر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ہندوستان کے اکابر علماء کے ساتھ آپؒ کی ملاقات کیلئے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے۔

۲۱/جنوری ۱۹۷۹ء: آپؒ کے بائیں آنکھ کا آپریشن جناح ہسپتال کراچی میں کیا گیا۔

۱۹۷۹ء: افغانستان میں روس کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کی حمایت وتائید آپؒ نے اکوڑہ خٹک کی مرکزی عیدگاہ سے خطاب کے دوران کیا۔

۱۹۸۰ء: دارارلعلوم دیوبند کے جشن صدسالہ میں شرکت کی، جس میں ۲۲/ مارچ والی نشست میں حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمیؒ اور مولانا اسعد مدنیؒ کے بعد بطور خاص آپؒ کی دستار بندی کی گئی، جبکہ دیگر فضلاء کرام کی دستار بندی اگلے روز پر مؤخر کی گئی۔

۱۹/دسمبر۱۹۸۰ء بروز جمعہ: آپؒ نے حقانیہ میں مستقل شعبہ حفظ وتجوید کے قیام کے لئے علیحدہ عمارت کے

واسطے سنگ بنیاد رکھا۔

محرم الحرام ۱۴۰۰ھ: آپؒ کے تقاریر کا مجموعہ دعوات حق جلد دوئم طبع ہو کر منظر عام پر آیا

۱۴/اگست ۱۹۸۱ء آپؒ کو حکومت پاکستان نے ستارہ امتیاز دیا جس کے رو سے S,I کا مخفف آپؒ استعمال کر سکتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ آپؒ نے کبھی بھی اس مخفف اور ڈاکٹر کے لفظ کا سابقہ اپنے لئے استعمال نہ کیا اور شکریہ کے ساتھ اس سے معذرت کر لی۔

۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء: جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے وائس چانسلر شیخ عبداللہ الزائد نے مرکز علم دارالعلوم حقانیہ آکر نہ صرف آپؒ کی زیارت کی بلکہ طلباء کو اپنے قیمتی ارشادات سے بھی نوازا۔

جولائی ۱۹۸۱ء: آپؒ نے افغان مجاہدین کے مختلف احزاب کے زعماء کے نام اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرنے اور باہمی گروہ بندی اور انتشار سے بچنے کے لئے ایک روح پرور مکتوب بھیجا۔

۲۷ تا ۲۹ مارچ ۱۹۸۲ء: وفاق المدارس کے مجلس عاملہ وشوریٰ کے اجلاسوں میں دارالعلوم حقانیہ میں آپؒ کی زیر صدارت منعقد ہوئیں۔

۳/ربیع الاول ۱۴۰۲ھ: شام اور عالم عرب کے ممتاز محقق عالم دین شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے دارالعلوم تشریف آوری فرمائی اور آپؒ سے تفصیلی ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ یاد رہے کہ اس سے قبل وہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ کو بھی ان سے ملنے آئے تھے۔

۲۱/فروری ۱۹۸۳ء: جامعہ الازہر کے وائس چانسلر شیخ محمد طیب النجار نے حقانیہ آکر آپؒ سے ملاقات کی اور اپنے مفصل خطاب کے دوران اسے ''الازھر القدیم'' قرار دیا۔

۱۳ مئی ۱۹۸۳ء: برطانوی سکالر مسز آراشیگ نے آپؒ سے ملاقات کی اور بعض امور پر انٹرویو بھی لیا۔

اگست ۱۹۸۳ء: آپؒ پر حملہ قلب ہوا تو اس ماہ کے آخر میں خیبر ہسپتال میں علاج کے لئے ایڈمٹ کئے گئے، تقریباً ماہ بھر، وہی زیر علاج رہ کر عیدالاضحیٰ تک وہاں گزارا، ۲۴/ستمبر کو گھر واپسی ہوئی۔

۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء: دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں ترامیم پر غور و خوض کرنے کیلئے دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کا اہم اجلاس آپؒ کے زیر نگرانی ہوا۔ اس مشاورت میں طے پائے جانے والے تجاویز کو آپؒ نے وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے نام ایک مکتوب میں ارسال فرمایا۔

۱۹۸۴ء بمطابق ۱۷/رمضان ۱۴۰۴ھ: آپؒ کے دروس ترمذی شریف کے افادات بنام حقائق السنن جلد

اول پہلی مرتبہ طبع ہو کر منظر عام پر آئی۔

اکتوبر ۱۹۸۴ء: جرمن صحافی ارٹون کیمپل، آپؒ سے انٹرویو لینے آیا۔

۲۵ فروری ۱۹۸۵ء: الیکشن میں تیسری مرتبہ پالیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔

۱۹۸۵ء: اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں متحدہ شریعت محاذ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے آپؒ کو کنوینر مقرر ہوئے۔

۲۳ مارچ ۱۹۸۵ء: صدر جنرل محمد ضیاء الحقؒ آپؒ کی ملاقات وزیارت کے لئے حاضر ہوئے۔اس موقع پر آپؒ نے صدر مملکت کو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں پر توجہ دلائی۔

اپریل ۱۹۸۶ء: آپؒ کے شریعت بل کے سلسلہ میں عوامی تائید حاصل کرنے کیلئے صوبہ سرحد کا ہنگامی دورہ فرمایا اوراس سلسلے میں مختلف کنونیشنوں کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔

۱۰/اپریل ۱۹۸۶ء: ۳۰۰۰ علماء نے تحریک نفاذ شریعت کیلئے ہزارہ ڈویژن میں آپؒ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

۱۶/اپریل ۱۹۸۶ بنوں کے علماء وکنونشن میں ۵۰۰۰ علماء کرام نفاذ شریعت کیلئے آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۱۹۸۶ء: نفاذ شریعت کے سلسلہ میں دورہ سرحد کے موقع پر آپ کو ''قائد شریعت'' کا خطاب ملا۔

۷ جولائی ۱۹۸۶ء: قومی اسمبلی کے سامنے آپ کی زیر قیادت شریعت بل منظور کرانے کے لئے 3 لاکھ سے زائد افراد کا مظاہرہ ہوا۔

۲۶/اکتوبر ۱۹۸۶ء: جامعہ نعیمیہ لاہور میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے علماء کے اجلاس میں آپؒ کو متفقہ طور پر متحدہ شریعت محاذ کا صدر منتخب کیا گیا

۲۷ مارچ ۱۹۸۸ء: آپؒ کی رفیقہ حیات طویل علالت کے بعد اسلام آباد کے پولی کلینک ہسپتال میں انتقال کرگئی ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

۷ ستمبر ۱۹۸۸ء: بروز بدھ دوپہر ۱:۴۰/ پر پشاور کے حیات شہید ہسپتال میں آپؒ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

۸ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعرات ۱۱:۳۰/بجے آپؒ کی نماز جنازہ اکوڑہ خٹک کے وسیع وعریض فوجی گراؤنڈ میں ادا کی گئی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کیں۔'' رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃ''۔